# بہاریہ کماد کی کاشت

## زرعی فیچر سروس، نظامت زرعی اطلاعات پنجاب

کماد پاکستان کی اہم نقد آور فصل ہے جو کہ ملکی زرعی معیشت اور چینی کی صنعت میں بہت اہمیت رکھتی ہے۔ پاکستان کا شمار کماد کے رقبہ، پیداوار اور چینی کی پیداوار کے لحاظ سے دنیا میں پانچویں نمبر پر ہوتا ہے۔ پنجاب میں گنے کی فی ایکڑ اوسط پیداوار تقریباً 744 من فی ایکڑ ہے۔ کماد کی اچھی پیداوار حاصل کرنے کے لیے ایسی میرا اور بھاری میرا زمین موزوں ہے جس میں پانی کا نکاس بہتر ہو اور نامیاتی مادہ بھی کافی مقدار میں پایا جاتا ہو البتہ کماد کو ہلکی اور کمزور زمین میں مناسب دیکھ بھال سے کاشت کیا جاسکتا ہے۔ سیم اور تھور والی زمین گنے کی کاشت کے لیے موزوں نہیں ہیں۔ گنے کی جڑیں زمین کے اندر کافی گہرائی تک جاتی ہیں اس لیے کم از کم ایک فٹ گہرائی تک زمین کا تیار ہونا ضروری ہے کماد کی جڑوں کے مناسب پھیلاؤ اور خوراک کے آسان حصول کے لیے زمین نرم، بھربھری اور اچھی طرح ہموار ہونی چاہیے اس لیے زمین کی تیاری گہرا ہل چلا کر کریں اور زمین کی تیاری سے پہلے اچھی طرح گلی سڑی گوبر کی کھاد ڈالیں اور روٹاویٹر چزل ہل دو دفعہ ایک دوسرے کے مخالف رخ اور عام ہل 3 سے 4 دفعہ چلا کر سہاگہ سے زمین تیار کریں۔ چزل ہل چلانے سے پانی کا نکاس بہتر ہو جاتا ہے اور زمین کے آپس میں پیوست ذرات کھل جاتے ہیں جو کہ کماد کے پودوں کی جڑوں کو گہرائی میں لے جانے کا باعث بنتے ہیں۔ کماد کی منظور شدہ اقسام کی بروقت کاشت سے گنے میں شوگر کی مقدار 10 تا 15 فیصد تک برقرار رہتی ہے جبکہ دیر سے اور کماد کی غیر منظور شدہ اقسام کی کاشت سے نہ صرف پیداوار میں کمی واقع ہوتی ہے بلکہ گنے میں چینی کی مقدار بھی کم ہو جاتی ہے۔ اس لئے کاشتکار بہاریہ کماد کی بہتر پیداوار کے لئے محکمہ زراعت کی منظور شدہ اقسام علاقائی تقسیم کے لحاظ سے کاشت کریں۔ **کماد کی اگیتی پکنے والی اقسام** میں سی پی 400-77، سی پی ایف 237، ایچ ایس ایف 242، سی پی ایف 250 اور سی پی ایف 251، **درمیانی پکنے والی اقسام** میں ایچ ایس ایف 240، ایس پی ایف 234، ایس پی ایف 213، سی پی ایف 246، سی پی ایف 247، سی پی ایف 248، سی پی ایف 249، سی پی ایف 253، سی پی ایس جی-2525 اور ایس ایل ایس جی-1283 **پچھیتی پکنے والی اقسام** میں سی پی ایف 252۔ گنے کی زیادہ اور بھرپور پیداوار کے حصول کے لیے شرح بیج کو بہت اہمیت حاصل ہے کیونکہ گنے کے بیج کا اگاؤ دیگر فصلات کی نسبت بہت کم ہے اگر بیج ضرورت سے کم استعمال ہو تو فی ایکڑ پیداوار کم ہو جاتی ہے اس لیے بیج سفارش کردہ مقدار میں ڈلیں۔ کاشتکار بروقت کاشت اور دیگر موزوں حالات میں دو آنکھوں والے 30 ہزار سے یا تین آنکھوں والے 20 ہزار سے فی ایکڑ ڈالیں۔ یہ تعداد موٹی اقسام میں تقریباً 100 سے 120 من اور باریک اقسام میں 80 سے 100 من بیج سے حاصل کی جاسکتی ہے۔ کاشت میں تاخیر ہونے کی صورت میں بیج کی مقدار میں 20 سے 25 فیصد تک اضافہ کرلیں۔ کماد کے اگاؤ کیلئے مناسب درجہ حرارت 20 سے 33 ڈگری سینٹی گریڈ ہے بہاریہ کماد کی کاشت کا موزوں وقت 15 فروری سے 15 مارچ تک ہے۔ گنے کی کاشت میں تاخیر سے گنے اور چینی کی فی ایکڑ پیداوار میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ کماد کی کاشت کے لیے زمین کی تیاری گہرے ہل (چزل) سے کریں پھر عام ہل چلا کر سہاگہ دیں اور گنے کے مخصوص رجر کے ذریعے 8 سے 10 انچ گہری کھیلیاں 4 فٹ کے فاصلہ پر بنائیں جس سے کھیلی ہی میں تقریبا 9 انچ کے فاصلہ پر دو چھوٹے سیاڑ بن جاتے ہیں جن میں الگ الگ بیج صحیح سمت میں رکھا جاسکتا ہے اس طرح اگاؤ اور جھاڑ بہتر حاصل ہوتا ہے۔ ان کھیلیوں میں پہلے فاسفورس اور پوٹاش کی کھاد ڈالیں اور پھر بیج ڈال کر مٹی کی ہلکی سی تہہ سے ڈھانپ دیں۔ مٹی ڈالنے کے لیے سہاگہ نہ چلائیں بلکہ ہاتھ یا پاؤں سے مٹی ڈالیں اور پھر ہلکا پانی اس طرح لگائیں کہ کھیلی کا ایک تہائی حصہ ہی سیراب ہو اور جب گہری کھیلیاں خشک ہونے لگیں تو پھر پانی لگادیں اس طرح کماد کے اگنے تک حسب ضرورت پانی دیتے رہیں۔ زمین کی پیداواری صلاحیت اور زمین کی زرخیزی کو بحال رکھنے کے لیے اس میں گوبر کی گلی سڑی کھاد بحساب 3 سے 4 ٹرالیاں فی ایکڑ ضرور ڈالنی چاہیے۔ گنے کی اچھی پیداوار حاصل کرنے کے لیے تقریباً 69 کلوگرام نائٹروجن، 46 کلوگرام فاسفورس اور 46 کلوگرام پوٹاش فی ایکڑ کی ضرورت ہوتی ہے یا کمزور زمین میں 4 بوری یوریا، 2 بوری ڈی اے پی اور 2 بوری پوٹاشیم سلفیٹ، درمیانی زمین میں 3 بوری یوریا، 2 بوری ڈی اے پی اور 2 بوری پوٹاشیم سلفیٹ جبکہ زرخیز زمین میں 2 بوری یوریا 1 بوری ڈی اے پی اور 2 بوری پوٹاشیم سلفیٹ فی ایکڑ ڈالیں۔ تمام فاسفورس اور پوٹاش والی کھاد کاشت کے وقت سیاڑوں میں ڈال دینی چاہیے جبکہ نائٹروجن کھاد کو تین برابر حصوں میں تقسیم کر کے ایک حصہ فصل کا اگاؤ مکمل ہونے پر دوسرا حصہ شگوفے نکلنے پر جبکہ تیسرا حصہ مٹی چڑھانے سے پہلے فصل کو ڈالیں۔ اچھے نتائج حاصل کرنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ نائٹروجن کھاد کی پوری مقدار اپریل کے آخر تک مکمل کردی جائے۔ اگاؤ مکمل ہونے پر گوڈی والے ہل سے ایک دفعہ وتر اور پھر خشک حالت میں گوڈی کریں یہی عمل 20 دن بعد دوہرائیں۔ آخری گوڈی کے بعد زمین بھربھری ہو جاتی ہے اور فصل کو مٹی چڑھانے میں بھی آسانی ہوتی ہے۔ بجائی کے فوراً بعد پہلے پانی پر ایس میٹولاکلور بحساب ایک لٹر فی ایکڑ فلڈ کریں۔ یہ زہر استعمال کرتے وقت کھیت کو بھر کر پانی لگائیں اس سے جڑی بوٹیوں کا اگاؤ نہیں ہوتا یا میزوٹرائیون + ایٹرازین بحساب ایک تا ڈیڑھ لٹر فی ایکڑ دوسرے پانی کے بعد جب جڑی بوٹیاں مکمل طور پر اُگ آئیں تر وتر حالت میں سپرے کریں۔ ڈیلا کنٹرول کرنے کے لیے ایتھوکسی سلفیوران یا ھیلوسلفیوران 20 سے 30 گرام فی ایکڑ سپرے کریں۔ کماد کی بھرپور پیداوار حاصل کرنے کے لیے 64 سے 80 انچ پانی درکار ہوتا ہے جو کہ تقریباً 16 سے 20 دفعہ آبپاشی کر کے پورا کیا جاسکتا ہے۔ بہاریہ کاشتہ کماد کو نیچے دیئے گئے شیڈول کے مطابق آبپاشی کریں جبکہ موسم کی شدت اور بارشوں کو مدنظر رکھ کر اس میں کمی بیشی کی جاسکتی ہے۔ بجائی کے وقت سے ڈالنے کے بعد دانے دار زہر جس میں کلورانیٹرانیلی پرول + تھائیامیتھوکسم یا فیپرونل سموں کے اوپر ڈالیں۔ پہلی قسط (ایک تھیلی) بجائی کے وقت دوسری قسط سیاڑوں میں ڈال کر کھیت کو بھر کر پانی لگادیں۔ زہر کی آخری قسط (دو تھیلیاں) مٹی چڑھانے وقت ڈالیں۔ بیج کو پھپھوندی کش زہر دوا تھائیوفینیٹ میتھائل بحساب ڈھائی گرام فی لٹر پانی کے محلول میں 5 سے 10 منٹ تک بھگو کر کاشت کریں۔ اگر کھڑی فصل میں رتا روگ کا حملہ ہو تو متاثرہ پودے تلف کردیں اور تھائیوفینیٹ میتھائل بحساب 400 گرام فی ایکڑ پہلے پانی کے ساتھ فلڈ کریں۔ بیمار فصل والے کھیت کا پانی دوسرے کھیت میں ہرگز نہ جانے دیں۔ بروقت مٹی چڑھانے سے نہ صرف پودے کو سہارا ملتا ہے بلکہ گورداسپوری گڑوواں کا پروانہ بھی باہر نہیں نکلتا۔ گنے کی فصل میں مٹی نہ چڑھانے سے جو شگوفے دیر سے نکلتے ہیں وہ خوراک لینے کے باوجود پیداوار میں اضافہ کا باعث نہیں بنتے۔ بہاریہ فصل کو مٹی چڑھانے کا بہترین وقت بوائی کے 90 سے 100 دن بعد ہے اور اس مقصد کے لیے تحقیقاتی ادارہ برائے کماد، فیصل آباد کا ڈیزائین کردہ شوگر کین رجر استعمال کریں اور فوراً پانی لگادیں۔

☆☆☆☆☆